معراج النبی ﷺ

رحمتِ مصطفیٰ ﷺ کا ایک خوبصورت پہلو

پروفیسر محمد اکرم رضا

اللہ رب العزت نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو جن معجزات و خصائص سے نوازا ان میں سے اہم ترین معجزہ آپ ﷺ کا سفرِ معراج ہے۔ معراج انتہائی عروج اور بلندی کو کہتے ہیں۔ رب کریم نے اپنے محبوب کے لئے ارشاد فرمایا:

وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی. (الضحیٰ:)

''یعنی اے حبیب ہم تمہیں اتنا دیں گے کہ تو راضی ہو جائے گا''۔

معراج کا واقعہ بالخصوص اس حقیقت کا اعلانِ عام ہے کہ محبوب مطلق اپنے حبیب (ﷺ) کو کس قدر چاہتا ہے کہ جس رتبۂ معراج کے لئے موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام جیسے رسول ترستے تھے اور لن ترانی کا آوازۂ ربانی بار بار سن کر بھی خاموش نہ رہ سکے۔ کہا الٰہی! میں تیرا کلیم ہوں۔ اگر میں بھی تیرا دیدار نہیں کرسکتا تو بتا! تو اپنا دیدار کسے کرائے گا؟ فرمایا یہ حبیب اللہ کا حق ہے۔ عرض کیا ''خدایا کلیم اور حبیب میں کیا فرق ہے''؟ ارشاد ہوا کہ کلیم وہ ہے جو رب سے کلام کرنے کا مشتاق ہو اور اس کی رضا جوئی کا متلاشی ہو جبکہ حبیب وہ ہے جس کا خالق اس سے کلام کے بہانے بنائے اور خود خدا بھی اس کی رضا کا طلبگار رہو۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم　　　خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

قرآن حکیم میں ارشاد ہوا:

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا.. (بنی اسرائیل: ۱)

''وہ ذات (ہر نقص اور کمزوری سے) پاک ہے جو رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (محبوب اور

مقرّب) بندے کو مسجدِ حرام سے (اس) مسجدِ اقصیٰ تک لے گئی جس کے گرد و نواح کو ہم نے بابرکت بنا دیا ہے تاکہ ہم اس (بندۂ کامل) کو اپنی نشانیاں دکھائیں''۔

محدثین اور مفسرین کے مطابق ہر نبی کی معراج علیحدہ ہے۔

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا معراج مشاہدات ربانی کی صورت میں تھا۔

☆ حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں انوارالٰہی کا نظارہ کیا۔

☆ حضرت نوحؑ کو کشتی پر دیدار الٰہی کی ایک جھلک عطا ہوئی۔

☆ حضرت موسیٰؑ کو شدید اصرار کے بعد کوہِ طور پر تجلی صفات کا مشاہدہ ہوا۔

☆ مگر جب رب کریم کی شان محبوبیت جوش میں آئی تو حضور ﷺ کو بغیر کسی طلب اور تقاضے کے رات کی تنہائیوں میں لامکاں کی وسعتوں میں بلاکر اپنے دیدار اور لذتِ گفتار سے مشرف فرمایا۔ ایک صاحب نظر نے کیا خوب کہا۔

شب معراج عروج تو ز افلاک گزشت بمقامیکہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

حضور ﷺ کو معراج کی سعادت، لامکاں پر اس لئے عطا ہوئی کیونکہ آپ کی نبوت کا کوئی وقت، عرصہ یا زمانہ مخصوص نہیں ہے۔ آپ کی نبوت پستیوں سے لے کر انتہائی بلندیوں تک ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے اور اس ہنگامہ محشر میں بھی آپ ہی کا پرچم شفاعت لہرا رہا ہوگا جب تمام انبیاء و رسل کی زبانوں پر بھی ''نفی نفی'' ہوگا اور فقط آپ کی زبان ''انا لھا انالھا'' کا مژدہ سنا کر روتے ہوؤں کو جنت کی خوشخبری عطا کر رہی ہوگی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے معراج کا ایک شاعر نے کیا خوب تقابل کیا ہے۔

قربِ احمد اور ہے، قربِ موسیٰ اور ہے طورِ سینا اور ہے عرشِ معلیٰ اور ہے

طور و معراج کے قصے سے ہوتا ہے عیاں اپنا جانا اور ہے اس کا بلانا اور ہے

حضور ﷺ کو ان کے خدا نے معراج کی شب اپنے پاس بلاکر ہمکلامی اور دیدار کا جو شرف عطا کیا وہ تاریخ نبوت و رسالت کا انتہائی منور باب ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی. (النجم:)

یعنی شب معراج حضور اتنے قریب ہوئے کہ دو کمانوں کے سروں سے بھی قریب۔

پھر مالک کونین نے آپ کی قوت دیدار کی یوں گواہی دی:

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی. (النجم:)

امام بن حجر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کو دس معراجیں عطا کی گئیں۔ سات معراجیں، سات آسمان، آٹھویں سدرہ المنتھیٰ، نویں مقام دنی فتدلی پر اور دسویں او ادنی یعنی عرش علی کی رفعتیں ہی رفعتیں اور نظارہ ہائے جمال کی بدولت قربتیں ہی قربتیں۔

حضور ﷺ کو کس اعزاز سے لامکاں پر بلایا گیا اور آپ ﷺ نے کیا کیا مشاہدہ فرمایا یہ محض عشق و عقیدت کی داستان نہیں بلکہ قرآن واحادیث اور صحابہ کرام کے روشن اقوال پر مشتمل ایمان آفریں باب ہے۔

خصوصیاتِ معراج

یوں تو شب معراج کی بے شمار تفصیلات ہیں تاہم محدثین ومفسرین نے اس بے مثال معجزہ کے متعلق ذکر فرمایا اس کا خلاصہ نذر قارئین ہے:

معراج کی شب جبریل علیہ السلام کو نوری براق دے کر بیت الحرام میں بھجوایا گیا۔۔۔ جبریل علیہ السلام کے کافوری لبوں کو آپ کے تلووٗں سے مس کر کے فرط راحت سے بیدار کرایا گیا۔۔۔ رب دو عالم کی طرف سے ملاقات کا مژدہ سنایا گیا آپ کا قلب اطہر مصفٰی ومطہر کیا گیا۔۔۔ آپ کو نوری جوڑا پہنایا گیا۔۔۔ حضور ﷺ براق پر جلوہ گر ہوئے تو براق کا ہر قدم برق پاش ہوگیا۔۔۔ زمانے کی گردشیں روک دی گئیں۔۔۔ جو چیز جس حالت میں تھی حضور ﷺ کی واپسی تک اسی حالت میں رہی۔۔۔ آپ کو بصد احترام مسجد اقصیٰ تک پہنچایا گیا۔۔۔ تمام انبیاء و رُسل کی امامت فرماچکے تو آسمانی سفر جاری ہوا۔ ساتوں آسمان ایک ایک کر کے طے ہوئے۔۔۔ وہاں موجود انبیاء سے ملاقات بھی ہوتی رہی۔۔۔ جنت کے مدارج دیکھے۔۔۔ گنہگاروں کی سزائیں بھی ملاحظہ فرمائیں۔۔۔ سدرۃ المنتہٰی پہ پہنچے تو وہاں (فعشھا انوار الخلاق) قدرت کے انوار دیکھے۔۔۔ ایک مقام پر جبریل علیہ السلام اور براق بھی رک گئے کہ ہماری حد ختم ہوئی۔۔۔ وہاں نورانی سواری رف رف کا ظہور ہوا۔۔۔ ہزاروں نوری حجابات طے کرتے چلے گئے۔۔۔ اور پھر وہ مقام آیا جہاں حدود و قیود ختم ہوجاتی ہیں۔۔۔ نہ سمت، نہ طرف، نہ بلندی نہ پستی، نہ زمان، نہ مکان کی قید، فقط نظارۂ مصطفٰی ﷺ کی تمنا۔۔۔ محبّ اعظم اللہ رب العزت کا آوازۂ قدرت گونج رہا تھا کہ

ادن منی یا محمد ادن منی یامحمد. اے محمد ﷺ اور قریب آیئے۔۔۔ اور قریب آیئے۔

اور پھر آپ اپنی عاجزی کو افتخار ذات بنا کر یوں بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوگئے کہ رحمتِ حق کا چمنستان

لہلہا اٹھا۔۔۔ انعامات ہی انعامات، عطائیں ہی عطائیں۔۔۔ ادھر طلب کوئی نہیں، ادھر بے طلب ہی مرادوں سے دامن بھرے جارہے ہیں۔۔۔ ادھر مدعا طلبی ہی نہیں کہ یہ امر شان محبوب سے ماوراء ہے ادھر صرف محبوب ہی نہیں ان کی وساطت سے ان کی عاصی امت کو بھی نوازا جارہا ہے۔

تمام ائمہ کبار کے نزدیک یہ امر مسلّمہ ہے کہ حضور ﷺ کو جسمانی معراج عطا ہوئی ورنہ جہاں تک روحانی مشاہدے کا تعلق ہے وہ تو کئی مرتبہ آپ اس مقام پر فائز کئے گئے تھے۔ اسری بعبدہ میں صاف اعلان ہے کہ حضور ﷺ نے جسم اور روح کے ساتھ انوار ربانی کا مشاہدہ فرمایا اور شرفِ کلام سے نوازے گئے۔

واقعۂ معراج پر آج تک محدثین، مفسرین، شارحین، محققین اور سیرت نگاروں نے بہت کچھ لکھا ہے۔ ہر زبان میں واقعۂ معراج کے حوالے سے لکھی گئی کتب کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔ بس عشق و محبت کی بہتات ہے جو ہر طبقہ فکر سے مصطفیٰ ﷺ شناسی کا خراج لے رہی ہے۔

تمام اہل قلم نے معراج النبی ﷺ کے حوالے سے حضور کی یادگارئ امت کو بھی اپنا خصوصی موضوع بنایا۔ سیدنا ادریس علیہ السلام کو بلندیوں کی سیر کرائی گئی۔ انہوں نے جنت کو دیکھا تو واپس آنے کا ارادہ ملتوی کردیا۔ مگر ہمارے آقا و مولا ﷺ نے زمین و آسمان کو دیکھا۔۔۔ کن فکاں کو دیکھا۔۔۔ لوح و قلم کو دیکھا۔۔۔ عرش و فرش کو دیکھا۔۔۔ چودہ طبق کو دیکھا۔۔۔ جمالِ فطرت کو دیکھا۔۔۔ جلالِ قدرت کو دیکھا اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی ذات کو دیکھا۔ ان تمام تر مشاہداتِ نوریہ کے باوجود زمین پر واپس آنے کا تقاضا ہے کیونکہ لامکاں کی خلوتوں میں بھی اپنی امت کی یاد ستارہی ہے۔ اگر وہ چاہتے تو معراج کی رات عالم بالا کی خلوتوں، مالائے اعلیٰ کی جلوتوں اور انعام و اکرام کی لذتوں میں محو ہوکر وہیں رہ جاتے۔۔۔ انہیں کون روک سکتا تھا مگر وہ رحمۃ للعالمین تھے، محبوب رب العالمین تھے، مختار و محبوب تھے۔

ہر دو عالم کی رحمت تھے کسی عالم میں رہ جاتے — یہ ان کہ مہربانی ہے کہ یہ عالم پسند آیا

واقعہ معراج سرور کائنات ﷺ آپ کے بے مثل و بے مثیل رب کا عطا کردہ بے مثال معجزہ ہے۔ بزم ہستی مستقبل کی جانب کس قدر سفر طے کرلے۔۔۔ وقت کس قدر بیت جائے۔۔۔ کتنی ہی صدیاں لاکھوں برسوں کا روپ دھارلیں۔۔۔ کتنے ہی زمانے مستقبل کی کوکھ سے طلوع ہوتے رہیں اور انسانی ذہن، غور و فکر اور تحقیق کی کتنی ہی سرفرازیوں کو چھوتا رہے، واقعہ معراج النبی ﷺ عالمِ بشریت کو اس ابدی و لافانی حقیقت سے آگاہ کرتا رہے گا۔ ☆☆☆☆☆☆